OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com DOI: **10.5281/zenodo.10513197**

قرآن کریم میں بیان کردہ غزواتِ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا تحقیقی مطالعہ

A Research Study of Ghazwaat-e Nabi (peace and blessings of Allah be upon him) described in the Holy Quran

Dr. Mehmood Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies NCBA, DHA Campus, Lahore.
Email: muftimehmoodahmad@gmail.com

Dr. Zia Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies NCBA, DHA Campus, Lahore.

Aman Ullah
M Phil Scholar Department of Islamic Studies NCBA, DHA Campus, Lahore.

Received on: 10-07-2023 Accepted on: 11-08-2023

Abstract

Ghazwat is an Urdu term that refers to campaigns led by the Prophet Muhammad with the intention of engaging in battles with non-Muslim groups. These expeditions involved gathering a group of Muslims and traveling to a city or desert to confront their opponents. It is important to note that the wars of the Prophet's time were different from contemporary wars, as they were not motivated solely by aggression or territorial expansion. The main objective of these campaigns was to uphold the principles of Islamic law and to establish and defend the Islamic faith. In the early days of Islam, Muslims were not authorized to use force or engage in war unless specifically permitted by divine revelation in the Qur'an. Once permission was granted, these expeditions were carried out with the guidance and approval of the Prophet. The Qur'an provided guidelines for conducting these battles, emphasizing the importance of following the principles of justice and mercy. A fundamental principle of warfare was the protection of the innocent including the elderly, women, children and nonIslamic faith. These battles were seen as a means of self-defense, to protect the nascent Muslim community from persecution, and to ensure freedom to practice their religion. In essence, Ghazwat refers to the campaigns undertaken under the leadership of the Prophet of Islam to participate in battles for the defense and propagation of Islam. These battles focused on justice, mercy and protection of innocent lives and resources according to Islamic principles. The aim was to establish and maintain the Islamic faith rather than simply conquest or aggression. The detailed account of the Ghazwat mentioned in the Urdu text provides insight into the historical context and significance of these campaigns in the Islamic tradition-combatants. They were not to be harmed or targeted during campaigns. Furthermore, Islamic teachings forbid the destruction of agricultural fields, livestock, and trees. It shows respect and concern for the livelihoods and resources of the communities involved.

keywords: Ghazwat, Quran, permission, women, Muslims

آپ ﷺ کے زمانے میں جن جنگوں کا تذکرہ مؤرخین اور سیرت نگار غزوات نبوی ﷺ کے موضوع سے کرتے ہیں ان کی ابتداء ساتویں صدی میں ہوئی۔

غزوات کے معنی

غزوات جمع ہے غزوہ کی ہے جس کا معنی ہے ارادہ کرنا اور غزوات کا وارڈ نبی کریم ﷺ کا بنفس نفیس غیر مسلموں کے ساتھ جنگ کے لیے ایک جماعت لے کر روانہ ہونا کے ہیں اور یہ ارادہ کرنا اور نکلنا عام ہے چاہے تشریف لے جانا وہ بلد کی طرف ہو یا صحرؤں کی طرف۔[(1)]

مقصد غزوات

ابتداء اسلام میں اہل اسلام کو اس امر کی رخصت نہیں تھی کہ وہ اپنی طاقت کو بروئے کار لائیں قرآن کریم میں جب جنگ کی اجازت ملی تو غزوات کا سلسلہ شروع ہوا۔ دور نبوی ﷺ کے زمانے کی جنگیں عاصر حاضر کی جنگوں کی مانند نہیں تھیں۔ جن میں صرف قتال کرنا اہم مقصد ہوتا ہے، حالانکہ ان جنگوں میں بھی احکام شرعی کی شدت کے ساتھ پیروی کی جاتی تھی۔ بے جا لوگوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ عمر رسیدہ ،عورتوں، بچوں، اور جو جنگ، میں شریک نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ اسی طرح کھیتوں، مویشیوں، درختوں کو برباد نہیں کیا جاتا تھا اور ان غزوات میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ مقصود ہوتا تھا۔[2]

غزوات کی تعداد

آپ ﷺ کے غزوات کی تعداد ستائیس صاحب سبل الھدی نے بیان کی ہیں۔ اور ان غزوات کے نام درج ذیل ہیں

(1) الاابواء۔۔

(2) بواط۔

(3) العشیرہ۔

(4) بدر الکبریٰ۔

(5) نبی سلیم۔

(6) لسویق۔

(7) غطفان۔

(8) ذی امر۔

(9) الفرع۔

(10) غزوہ قینقاع۔

(11) احد۔

(12)حمراءالاسد۔

(13)بنی نضیر۔

(14)بدرالاخیرہ

(15)دومۃالجندل۔

(16)بنی مصطلق۔

(17)خندق۔

(18)بنی قریظہ۔

(19)بنو لحیان۔

(20)حدیبیہ۔

(21)ذی قرد۔

(22)خیبر۔

(23)ذات الرقاع۔

(24)عمرۃالقضاء۔

(25)فتح مکہ۔

(26)حنین۔

(27)غزوہ تبوک۔[3]

ہم اپنے اس آرٹیکل میں ان غزوات کا تذکرہ کریں گے جن کا تذکرہ رب ذوالجلال نے اپنی لاریب کتاب میں کیا ہے اور وہ غزوات جن کا ذکر الفرقان میں ہے وہ بارہ ہیں

1 غزوہ بدر

مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان غزوہ بدر ۲ ہجری ۱۷ رمضان المبارک میں یہ پہلی جنگ ہوئی جو مدینہ منورہ سے جنوب مغرب کی طرف تقریبا130 کلو میٹر کے فاصلے پر ہوئی۔[4]

جس کا تذکرہ الفرقان میں یوں بیان ہوا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔[5]

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی تھی بدر میں اور تم تھے کمزور۔

تاریخ اسلام کی یہ پہلی جنگ تھی جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی یہ حق اور باطل سچ و جھوٹ کا پہلا مقابلہ تھا اس مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی کفار کے لشکر کے مقابلے میں فرزندان اسلام کی تعداد ایک تہائی تھی ہجرت سے ایک سال سات ماہ کے بعد رمضان المبارک کی بارہ تاریخ کو حضور کریم ﷺ اپنے ۳سو تیرہ یا تین سو پندرہ اصحاب کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مقام بدر کی طرف سفر شروع فرمایا۔ فرزندان اسلام کے ہاں سواری کے لیے اسی اونٹ اور ایک گھوڑا تھا۔ اور اس کے علاوہ مجاہد پیدل تھے.

جبکہ دشمنان اسلام کی کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے۔ ابو جہل کے لشکر میں ایک ہزار جوان سو برق رفتار عربی گھوڑے اور چھ سو اعلیٰ نسل کے اونٹ تھے

اور ہر روز کفار کا کوئی نہ کوئی رئیس انکی دعوت کرتا اور ہر دعوت میں نو نو یا دس دس اونٹ ذبح کیے جاتے اور پر کلف دعوت کی جاتی تھی لیکن مسلمانوں کے پاس بظاہر ساز و سامان بہت کم تھا اور عرب کا اجتماعی ماحول اہل اسلام کے بلکل مخالف تھا اور مسلمانوں کا خوش فہمی کے ساتھ فتح اور غلبہ مند ہونا اتنا آسان نہ تھا۔

دشمنان اسلام بڑے غرور و تکبر کے ساتھ میدان میں آئے لیکن کفار کو ایسی ذلت سے دوچار ہونا پڑا جس نے ان کی ناک خاک آلود کر دی۔

مؤرخین اس جنگ کو غزوہ بدر الکبریٰ، غزوہ بدر اعظمیٰ کے نام سے ماسوم کرتے ہیں

لیکن رب ذوالجلال نے اس دن کو یوم الفرقان کہا ہے:

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا يَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ۔[6]

اور جسے ہم نے اتارا اپنے (محبوب) بندے پر فیصلہ کے دن جس روز آمنے سامنے ہوئے تھے دونوں لشکر۔

دوسری آیت مبارکہ میں اس دن کو یوم البطشۃ الکبریٰ ارشاد فرمایا:

يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ۔[7]

جس دن ہم ان کو پوری شدت سے پکڑیں گے، (اس روز) ہم (ان سے) بدلہ لے لیں گے۔

رب ذوالجلال نے اہل اسلام کو نصرت عطا فرمائی اور کفار مکہ جو بڑے غرور و تکبر سے مکہ سے نکلے تو وحدہ لاشریک نے قرآن میں ان کے تکبر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ واللہ بما یعملون محیط ۴۷۔[8]

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے نکلے تھے اور لوگوں کے دکھلاوے کے لیے اور روکتے تھے اللہ کی راہ سے اور اللہ اسے گھیرے ہوئے ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

غزوہ احد

مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان یہ دوسرا اہم معرکہ تھا جو سات شوال تین ہجری میں احد پہاڑ کے دامن میں پیش آیا جو مدینہ منورہ سے چار

کلومیٹر کی مسافت پر ہے

اس جنگ میں کفار کے قافلے کی تعداد ۳ہزار تھی جس میں، سات سوزرہ پوش تین ہزار اونٹ، دو سو گھوڑے تھے جو مدینہ منورہ پر حملہ کے لیے نکلے اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں جو مشرقین مکہ کو جوش دلاتی تھا۔[9]

اوران کے مقابلے میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد ۷سو تھی سو صحابہ کرام نے زرہ پہنی ہوئی تھی اس غزوہ کو اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں مفصل ذکر فرمایا ہے۔

اس معرکہ میں مسلمانوں کو غلط فہمی کی بناپر بہت نقصان اٹھانا پڑا جس کی بناپر کچھ کے قلب میں کاہلی کی طرف مائل ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْن۔[10]

ترجمہ:

اور نہ سستی کرو تم، اور نہ غم کھاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غلب آؤ گے۔

ایک الم ناک لغزش

نبی کریم ﷺ نے ایک تیر افگن دستہ احد پہاڑ پر مقرر فرمایا اور ان کو اپنی جگہ نہ چھوڑنے کی ہدایت فرمائی۔ لیکن جس وقت اس دستے نے نظر دوڑائی کہ کفار بکھر گئے ہیں اور ہر آدمی کو اپنی جان بچانے کی فکر ہے۔ اسلامی لشکر نے ان کو میدان جنگ سے نکال دیا اور مال غنیمت اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں اس تیر افگن دستے کو یقین ہو گیا کہ اب قریش مکہ دوبارہ موڑ کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میدان جنگ چھوڑ کر فرار ہو چکے۔ تو اس دستے نے سوچا کہ اب یہاں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ جنگ جیتی جا چکی ہے کیوں نہ ہو کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مال وغنیمت اکٹھا کرنے میں مدد کریں۔

اس تیر افگن دستے نے اپنے امیر حضرت عبداللہ بن جبیر سے اس بارے مشورہ کیا تو حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مخالفت کی اور فرمایا آپ ﷺ نے اس بارے کتنے واضح احکام جاری فرمائے ہیں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احموا ظهورنا ولا تبرحوا من مكانكم، واذا رايتمونا نقتل فلا تنصرون وان غنمنا فلا تشركونا احموا ظهورنا۔[11]

ہماری پشتوں کی نگہبانی کرنا، اپنی اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ اگر تم دیکھو ہمیں قتل کیا جارہا ہے تو ہماری مدد کے لیے نہ آنا اور اگر دیکھو تم ہم مال غنیمت جمع کر رہے ہیں تو اس کام میں ہماری مدد نہ کرنا تم ہر حالت میں ہماری پشتوں کی نگہبانی کرنا۔

دوسرے لوگوں نے کہا حضور ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اتنی واضح فتح کے باوجود وہاں رہنا۔ اس دستے میں پچاس تیر انداز تھے جس میں سے صرف دس تیر انداز اپنے امیر کے ہاں موجود رہے باقی تمام لشکر کفار میں گھس گئے اور مال وغنیمت اکٹھا کرنے لگے۔ تو خالد بن ولید نے دیکھا

کہ پہاڑی فوجی دستے سے خالی ہو چکی ہے۔ تو اس نے اور عکرمہ نے اپنے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس کی بنا پر مجاہدین اسلام کو بہت نقصان اٹھانا پڑا اور بہت زیادہ تعداد میں صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا۔

اس لیے کوئی بھی قوم اپنے نبی کی نافرمانی کر کے فوز و فلاح پائے ناممکن ہے۔ خواہ اس مقدس جماعت کا تعلق اسابقون الاولون میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

غزوہ حمراءالاسد

غزوہ حمراءالاسد یہ بھی شوال ۳ ہجری میں پیش آیا اور اس غزوہ کا تذکرہ بھی قرآن کریم میں ہے۔

میدان احد سے واپس جاتے ہوئے ابو سفیان نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو چیلنج کیا تھا کہ آئندہ برس بدر کے مقام پر جنگ ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے اس چیلنج کو قبول فرمایا۔ لشکر کفار خوش ہو کر واپس جا رہے تھے کہ ہم اپنے جنگ بدر کے مقتولوں کا بدلہ لے لیا ہے جب کچھ سفر طے کیا اور فتح کا خمار اترا اور اصل حقائق سامنے آنے لگے تو وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے تو کچھ ہی نہیں کیا۔[12] چند لوگوں کو قتل کیا اور اہم کلیدی لوگوں کو زندہ چھوڑ آئے ہو تم لوگوں نے فتح مکمل نہیں کی اگر تم لوگ طاقت کا مظاہرہ کرو اور ان لوگوں کو ختم کر دو تو تمہیں آئندہ کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔

ورنہ وہ اہم کلیدی شخصیتیں مسلمانوں کو اپنے آس پاس جمع کر لیں گے اور ان میں ایسی جاں نثاری کا جذبہ پھونکیں گے اور آپکو زندہ نہیں چھوڑیں گے واپس چلو اور ان کو سنبھلنے کا موقع نہ دو اور مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں ختم کر دو لشکر کفار واپس پلٹ کر جنگ کی تیاری کرنے لگا۔

نبی کریم علیہ الصلوۃ السلام نے حکم دیا اپنے جاں نثاروں کو کہ کفار پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ حالانکہ خود بھی زخمی تھے اور اصحاب بھی کافی تعداد میں زخمی تھے اور مجاہدین اسلام نے ایک ہی رات گھر میں گزاری تھی تو آقا کا حکم سنتے ہی مجاہدین اسلام نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اور خنجر تسلیم و رضا کا یہ لشکر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی قیادت میں مدینہ طیبہ سے شیروں کی جرات وہمت کے ساتھ روانہ ہوا ابو سفیان کے لشکر کے تعاقب کے لیے جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام حمراءالاسد کی پہنچے جو مدینہ منورہ سے آٹھ کلو میٹر کی مسافت پر ہے تو آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ تو قبیلہ بنی خزاعہ کا معبد بن ابی معبد نامی ایک صاحب حاضر خدمت ہو کر مشرف با اسلام ہوا۔[13]

تو آپ ﷺ نے اسے ابو سفیان کے طرف بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ اور ابو سفیان کو خوف زدہ کرو تا کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہو جائے۔ معبد بن ابی معبد ابو سفیان کی طرف گئے اور الروحاء کے مقام پر ملاقات ہوئی ابو سفیان نے معبد سے پوچھا سناؤ کیا خبر لائے ہو۔ تو حضرت معبد نے فرمایا میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنا لشکر لے کر واپس چلے جاؤ حضور ﷺ کے صحابہ غصے سے دانت پیس رہے ہیں اور ان سے مقابلہ کرنے کی ہرگز غلطی نہ کرنا۔

ابو سفیان اس بات سے متاثر ہوا اور اپنا لشکر لے کر جلدی سے مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

آپ ﷺ کئی دن حمراء الاسد کے مقام پر قیام فرمایا۔ لیکن لشکر کفار کو یہ جرات ہی نہ ہوئی کہ وہ مجاہدین اسلام کی طرف قدم بڑھا سکیں۔ نبی کریم ﷺ کئی روز تک مقام حمراء الاسد میں انتظار کرتے رہے۔ جب لشکر کفار مقابلے کے لیے نہ آئے تو آپ ﷺ فتح کا پرچم لہراتے ہوئے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔[14]

جب مسلمانوں کو ڈرایا گیا کہ کافروں نے لشکر جرار تیار کر رکھا تو اہل اسلام نے کیا خوب کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے

تو رب ذوالجلال نے اپنے احسان کو ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَّاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ۔[15]

وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم لگ چکا تھا ان کے نیکوں کاروں کے لیے بڑا اجر ہے۔ وہ جن سے لوگوں نے کہا، کہ لوگوں نے تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ڈرو ان سے پس ایمان ان کا اور زائد ہوا اور انہوں نے کہا اللہ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان او فضل سے کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی راضا پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اس غزوہ کی واپسی پر لشکر کفار کے دو آدمیوں کو گرفتار کیا گیا (۱) معاویہ بن مغیرہ (۲) ابو عزا الجمحی[16]

ابو عزہ جنگ بدر میں بھی قید ہوا تھا اور اپنی پانچ بچیوں کا واسطہ دے کر رہا ہوا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کسی جنگ میں شریک نہیں ہوں گا لیکن اس نے وعدہ شکنی کی اور دوبارہ قید ہو گیا اب معافی مانگی لیکن نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو معاف نہیں کیا۔

دوسرے معاویہ بن مغیرہ کے بارے میں آپ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت زید بن حارثہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ معاویہ فلاں جگہ چھپا ہوا ہے اس کو جا کر قتل کر دو اور اس کو قتل کر دیا گیا۔[17]

غزوہ بدر الاخریٰ

اس غزوہ کا تذکرہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۷۳ میں ہے:

اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَّاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ[18]

وہ جن سے لوگوں، نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور انہوں نے کہا اللہ ہم کو کافی ہے اور کیا خوب کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان او فضل سے کہ انہیں کوئے برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خورضا پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہ غزوہ ذی قعدہ ۴ ہجری کو پیش آیا۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ طیبہ میں عبد اللہ کو ولی مقرر کر کے بدر میں تشریف لے گئے اور سات دن تک منتظر رہے۔ لیکن لشکر کفار مر الظہران سے واپس چلا گیا۔ اور نبی کریم ﷺ بھی واپس آ گئے۔[19]

غزوہ بنو نضیر

یہ غزوہ بھی ان غزوات میں سے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے

یہ جنگ چار ہجری میں یہود کے ساتھ ہوئی ماہ ربیع الاول میں۔

اسباب

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بنی عامر کے ۲ آدمیوں کو ابدی نیند سولا دیا۔ان مقتولین کا تعلق اس قبیلے سے تھا جنھوں نے بئر معونہ کے موقع پر ۷۰ مسلمانوں کو شہید کیا تھا ان کو قتل کر کے عمرو نبی کریم ﷺ کے ہاں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میں نے بنی عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا ہے نبی کریم ﷺ نے کہا آپ نے غلط کیا ہے کہ ہم نے تو ان کو امان دے ہے۔

حضرت عمرو نے عرض کی مجھے امان کے بارے بے خبر تھا تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا چلیں ہم ان کے اہل و عیال کے ہاں دیت بھیج دیں گے اور ان کا سامان بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی فرمان ہے : فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ۔[20]

اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا یہود کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا کہ اگر کسی فریق کو دیت ادا کرنا پڑی تو دوسرا فریق امداد کرے گا تو اس ضمن میں آپ ﷺ یہودیوں کے پاس تشریف لے گے اور ساتھ نوجاں نثار بھی تھے۔تو یہودیوں نے سازش کی کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کر دیں۔

جب یہودیوں نے سازش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوۃ واسلام کو آگاہ فرمادیا تو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام وہاں سے اٹھے اور مدینہ تشریف لے آئے۔ابن عتبہ کہتے ہیں کہ سورہ المائدہ کی آیت نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ[21]

اے اہل ایمان! اپنے اوپر یاد کرو اللہ کا احسان سو اس نے تم پر کیا، جب ایک قوم اپنے ہاتھوں کو تمہاری طرف بڑھانا چاہا تو ان کے ہاتھوں، کو تم سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا، اور اللہ کی نافرمانی سے بچو۔ مومنو کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

نتائج

اس جنگ کا تفصیلی ذکر سورۃ الحشر میں بھی ہے۔اس میں اللہ کریم نے یہودیوں کے قلعہ کے اندر محصور ہو جانے اور پھر ان کے مغلوب ہو کر ہتھیار ڈال دینے کا ذکر فرمایا ہے۔

یہ واحد غزوہ ہے جس میں اہل اسلام کو یہودیوں کے کھجور کے درخت جو ان کے قلعے کو گھیرے ہوئے کاٹنے کا حکم دیا گیا و گرنہ عام طور پر نبی کریم ﷺ کی یہ تعلیمات نہ تھیں۔چنانچہ اس حوالے سے جب کچھ اصحاب کرام میں تشکیک پیدا ہوئی تو اللہ کریم نے فرمایا:

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ[22]

کوئی کھجور کا درخت تم نے نہیں کاٹا یا تم نے اسکو چھوڑا کہ وہ کھڑا ہے اپنی جڑوں پر، پس وہ اللہ کے حکم کے ساتھ ہے، اور تا کہ وہ رسوا کرے نافرمانی کرنے والوں کو۔

یہودی اپنے بلند و بار قلعوں میں محصور ہونے کے باوجود اپنا بچاؤ نہ کر سکے اور بالآخر انہیں مدینہ طیبہ سے جلاوطن کر دیا گیا اور وہ خیبر میں جا کر آباد ہو گئے۔ ان سے حاصل ہونے والے مال کو مال فئی کے طور پر غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور بالخصوص فقرا صحابہ کرام جو کہ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے آئے تھے ان میں تقسیم کیا گیا۔ قرآن کریم نے انصار صحابہ کے جذبہ ایثار کو خراج تحسین پیش کیا کہ وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ سارا مال مہاجرین کو دے دیا جائے چاہے وہ ہمارا حصہ کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُالدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۝[23]

اور وہ لوگ جنہوں نے ٹھکانا بنایا (مدینہ کو،) اور ایمان کو، ان مہاجرین کے آنے سے پہلے وہ محبت، کرتے ہیں جو ہجرت کر کے آئے ہیں ان لوگوں سے ان کی جانب، اور وہ اپنے سینوں میں نہیں پاتے اکوئی تنگی اس چیز کی وجہ سے جو وہ دیے گئے، اور وہ ان کو فوقیت دیتے ہیں اپنے آپ پر، اگرچہ ہو ان کو فاقے کی حالت، اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا، پس یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس غزوہ سے اہل اسلام کی سیاسی قوت کے ساتھ ساتھ معاشی حالت بھی کافی مضبوط ہو گئی۔ اور مدینہ طیبہ میں بسنے والے یہود و منافقین کو اس بات کا علم ہو گیا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے ساتھ ہم پر غالب رہیں گے اور ہمیں انہی کے زیر سایہ زندگی گزارنی پڑے گی۔

غزوہ خندق یا غزوہ احزاب

اس غزوہ کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے اور غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔ خندق اس بنا پر کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مدینہ منورہ کے اطراف خندق کھودنے کے بارے فرمایا۔ دوسرا اس کا نام غزوہ احزاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب میں بھی اسی نام سے اس کا ذکر موجود ہے اور پوری ایک سورت، احزاب کے نام سے اکیسویں اور بائیسویں پارے میں اوراق کی زینت بنی ہوئی ہے۔

پس منظر

بنو نضیر جو کہ جلاوطن ہو کر مدینہ سے جا رہے تھے انہوں نے کفار مکہ کو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کیا، اس کے علاوہ عرب کے دیگر قبائل بنو غطفان، بنو سلم، اشجع، بنو مرہ اور بنو اسد کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسی طرح بنو قریظہ بھی ان کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ عرب، دیگر قبائل اور یہود کے قبائل مل کر کل بارہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے روانہ ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا تو حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے اطراف خندق کے بارے عرض کی جس کو اللہ کے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام نے پسند فرمایا۔ اس خندق کھودنے میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک رہے۔

د معجزات ظاہر ہوئے۔[24]

اس غزوہ میں اللہ کریم کی طرف سے مسلمانوں کو خصوصی نصرت و مدد حاصل رہی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ○ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○[25]

اے ایمان والو! اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے۔ تو ان پر ہم نے آندھی اور لشکر بھیجے جو آپ کو نظر نہ آئے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ جب کفار تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے تم پر حملہ آور ہوئے ' جب تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے۔ اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر مومنوں کی آزمائش کی گئی تھی اور ان کو شدت سے جھنجھوڑ دیا گیا تھا۔

اللہ کریم کی خصوصی عنایات وانعامات کی بدولت حضور ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان ثابت قدم رہے۔ اگرچہ اس غزوہ میں پیش آنے والی سختیوں کا جس انداز میں قرآن نے ذکر کیا ہے، وہ ایک عام شخص محسوس نہیں کر سکتا۔

غزوہ بنو قریظہ

یہ غزوہ بھی اسی سال یعنی ۵ ہجری کو غزوہ خندق کے بعد رونما ہوا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام جب واپس تشریف لائے تو نماز ظہر کے بعد بنو قریظہ کے خلاف جہاد کا حکم آیا۔ کیونکہ یہ بھی غزوہ احزاب میں مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور یہ جو عاہد ہوا تھا اس کے خلاف تھا جو ان کے ساتھ طے پایا تھا۔ اس لیے حضور ﷺ ۳ ہزار کی جماعت لے کر سفر شروع کیا۔ پچیس دن کے محاصرے کے بعد بنو قریظہ نے ہتھیار ڈال دیے اور کہا کہ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ سنا دیں وہ ہمیں قبول ہے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے اہل وعیال کو قیدی بنالیا جائے سو اسی پر عمل ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اور تم نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔[26]

قرآن کریم میں ان کے متعلق ارشاد ہے:

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صِيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ○ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا وكان الله علىٰ كل شيء قديرا ○[27]

اور جن اہل کتاب نے ان حملہ آور مشرکوں کی مدد کی تھی اللہ نے ان کو قلعوں سے اتار لیا اور ان کے دلوں میں رعب طاری کر دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گرو کو قید کر رہے ہو۔ اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور انکے گھروں کا اور ان کے مالوں کا وارث بنا دیا 'اور اس زمین کا بھی وارث بنا دیا جس پر ابھی تم چل کر نہیں گئے 'اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غزوہ حنین

یہ غزوہ فتح مکہ کے بعد رونما ہوا۔اس کا تذکرہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ آیات نمبر ۲۵تا۲۷ میں ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو جب قبیلہ ثقیف اور ہوازن کی غزواتی تیاریوں کا معلوم ہوا تو آپ علیہ الصلوۃ واسلام نے تحقیقِ احوال کے لیے حضرت عبداللہ بن ابی حدرد کو بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد نے وہاں کئی روز تک جاسوسی کی اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی کاروائیوں سے مطلع کیا۔ نبی مکرم ﷺ نے صفوان بن امیہ سے اسلحہ مستعار لیا اور جنگ کے لیے روانہ ہوئے۔[28]

نتائج

شوال سن ۸ ہجری کو نبی کریم ﷺ ۱۲ ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے تو بعض اصحاب نے کہا آج لشکر کی کمی کی بنا پر شکست نہیں کھائیں گے۔ اس جملے کی بدولت لشکرِ اسلام کو سبق اور درس دینے کے لیے ابتداءً شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ بعد میں اللہ کریم نے ملائکہ کے ذریعے لشکرِ اسلام کی مدد فرمائی اور فتح سے ہمکنار فرمایا۔

ابو عمارہ کہتے ہیں کہ جب ہمارا مقابلہ ہوازن اور نضیر سے ہوا تو ان کے تیر اندازوں کے وار خطا نہ جاتے تھے، ہمارے بعض نہتے اور جلد باز نوجوان ان کے تیروں کا مقابلہ نہ کر پائے اور وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی جانب پلٹ آئے۔ نبی مکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار میدان میں ہیں اور ایک سو صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے ارد گرد موجود رہے۔ ان میں حضرت حارثہ بن نعمان بھی تھے۔اسی غزوہ میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام اپنی سواری سے اترے اور فرمایا: انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب۔[29]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ہمراہ تھا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اصحاب سمرہ کو آواز دو، میں نے آواز دی تو سب لبیک کہتے ہوئے حضور ﷺ کی طرف پلٹے، اسی اصحاب بیعت رضوان، انصار اور دیگر کو آواز دی تو سب پلٹ آئے اور جم کر کفار کے خلاف لڑائی کی حتی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مٹھی کنکر کفار کی جانب پھینکی اور ان کا زور ٹوٹ گیا اور اللہ کریم نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔[30]

قرآن کریم اس واقعہ کو اس انداز میں بیان کرتا ہے:

لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ‌ ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ‌ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔا وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ‌ۚ ۔ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا‌ ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ وَذٰ لِكَ جَزَآءُ الۡـكٰفِرِيۡنَ ۝[31]

بیشک اللہ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن (بھی) جب تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا (حالانکہ) اس کثرت نے تم سے کسی چیز کو دور نہیں کیا اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم پیٹھ پھیرتے ہوئے لوٹے۔ پھر اللہ نے طمانیت نازل فرمائی اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اور اس نے ایسے لشکر اتارے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور عذاب دیا کافروں کو اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

غزوہ تبوک

یہ غزوہ ۹ ہجری میں رونما ہوا۔اس غزوہ میں مسلمانوں کا مقابلہ روم کے عیسائیوں کے ساتھ تھا۔ان کی تعداد بھی زیادہ تھی اور اس وقت مسلمان بے سرو سامانی کے عالم میں تھے، سفر بھی بہت طویل تھا۔اس کے ساتھ ساتھ کھجور کے باغات پک چکے تھے۔ان حالات میں مسلمان مدینہ سے نہیں نکلنا چاہتے تھے لیکن حکم خداوندی تھا کہ رب کی راہ میں جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں۔ایک طرف گرمی کی شدت ہو، سفر کی صعوبت بھی ہو، قحط کا دور چل رہا ہو، جن باغات پر گزر اوقات چل رہا ہو ان کے پھل پک چکے ہوں اور اب اترنے ہی والے ہوں کہ رب تعالیٰ کا حکم آئے اور پھر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے نکل پڑنا یہ جذبہ تھا، نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے جاں نثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کا۔اللہ کریم فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ۔[32]

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جائے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے تم بوجھل ہو کر زمین پر چپک جاتے ہو! کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی؟ سو دنیا کی زندگی کا نفع تو آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے

چنانچہ رب تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دنیاوی نفع کو اخروی اجر و ثواب پر قربان کردیا اور جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔

نتائج

نبی علیہ الصلوۃ والسلام تیس ہزار کی جماعت لے کر رومیوں کے مقابلے کے لیے سفر شروع فرمایا۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو ہر غزوہ میں پیش پیش رہتے تھے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں۔نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے! البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[33]

رومیوں کا یہ لشکر بغیر مقابلہ کیے جزیہ دینے پر آمادہ ہو گیا، کیونکہ ہرقل بھی دل میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو سچا نبی مانتا تھا اس لیے جنگ کے لیے آمادہ نہ ہوا۔[34]

غزوہ حدیبیہ

اس غزوہ میں جنگ شروع ہونے سے پہلے معاہدہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے جنگ نہیں ہوئی تھی اور یہ غزوہ ۲ ہجری ماہ ذی قعدہ میں رونما ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب نے اس کو فتح مبین قرار دیا۔

تاریخی پس منظر

اس غزوہ کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور بیت اللہ شریف کی طرف سفر شروع فرمایا۔ مقام عسفان پر آپ کو صخر نے خبر دی کہ مشرکین جنگ کرنے کے لیے تیار ہیں اور مشرکین نے کافی فوج بھی تیار کر رکھی ہے اور وہ آپ کو اللہ کے گھر میں داخل ہونے دیں ان کے نزدیک یہ ناممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا تاکہ وہ جا کر مکہ کے لوگوں کو آگاہ کریں کہ ہم اللہ کے گھر کا طواف وعمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔[35]

نتائج

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو ابو سفیان اور دیگر رؤوساء قریش سے ملے اور آپ ﷺ کا پیغام سنایا۔ قریش مکہ نے انکار کیا اور آپ کو آفر دی کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغیر طواف کرنے سے انکار کر دیا۔[36]

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں یہ خبر گردش کرنے لگی کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب سے یہ بیعت لی اور عثمان کی طرف سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بیعت لی۔ اس بیعت کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝[37]

بیشک اللہ راضی ہو گیا اس وقت ایمان والوں سے جب وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، سو اللہ جانتا تھا، جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، پس اللہ نے طمانیت نازل فرمائی ان کے دلوں پر، اور ان کو عنقریب آنے والی فتح کا انعام دیا۔

غزوہ خیبر

یہ غزوہ سن ۷ ہجری میں رونما ہوا۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الفتح آیات ۱۷۔۱۹ میں آیا ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝[38]

بیشک اللہ راضی ہو گیا اس وقت ایمان والوں سے جب وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، سو اللہ جانتا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، پس اللہ نے طمانیت نازل فرمائی ان کے دلوں پر، اور ان کو عنقریب آنے والی فتح کا انعام دیا۔ اور ان کو بہت سی غنیمتیں عطا فرمائیں جن کو وہ حاصل کریں گے، اور اللہ بہت غلبہ والا بہت حکمت والا ہے۔

پس منظر

بنو نضیر کو مدینہ سے نکالا گیا تو بنو نظیر خیبر میں آباد ہو گئے تھے اور ہر روز مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروفِ عمل رہتے۔ جنگ احزاب

ان کے سازشوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئی۔ یہودی برابر مسلمانوں کے خلاف ایسی کاروائی میں مصروف رہتے جو فساد پر مبنی ہو اور اس بات کو انہوں نے اپنے ذہن میں بٹھالیا تھا کہ جو کچھ ہمارے دیگر یہودی بھائیوں کے ساتھ ہوا ہے وہ ہمارے ساتھ بھی سلوک ہو سکتا ہے۔ اس لیے انہوں نے مدینہ پر حملہ کی تیاری شروع کر دی۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی سازشوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے خیبر کا رخ کیا۔[39]

نتائج

محرم کے مہینہ میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے خیبر کا رخ کیا۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی فوج کی تعداد ۱۲ سو تھی جن میں سے ۲۰۰ سوار اور باقی پیدل تھے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے پہلے خیبر کے قلعوں کی طرف رخ فرمایا ایک ایک کر کے سارے قلعے فتح ہو گئے۔ ایک قلعہ باقی رہ گیا جو نامور یہودی کا تھا۔ اس قلعہ کو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سر کیا۔

مرحب بڑی رعونت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا، لیکن آپ کی تلوار کے ایک وار سے ہی ڈھیر ہو گیا اور رب ذوالجلال نے دین اسلام کو کامیابی و نصرت عطا فرمائی۔

فتح مکہ

رمضان المبارک سن ۸ ہجری میں پیش آیا۔ اس میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے مقدم فرض توحید کا احیاء، بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرنا اور بیت اللہ کو پرانی حیثیت اور مرتبہ پر واپس لانا سرانجام دیا۔ اس غزوہ کا بیان قرآن کریم کی سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۱۰ اور سورۃ النصر میں ہے:

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝[40]

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں حالانکہ اللہ ہی کے لیے وراثت ہے آسمانوں اور زمینوں کی نہیں برابر ہو سکتا تم میں سے کوئی بھی ان کے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) قتال کیا 'ان کا (ان مسلمانوں سے) بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے بعد میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) قتال کیا 'اللہ نے ان سب سے اچھے انجام کا وعدہ فرمایا ہے 'اور اللہ تمہارے تمام کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

اور سورۃ النصر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝[41]

جب آجائے اللہ کی مدد اور فتح۔ اور آپ دیکھیں لوگوں کو کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں آرہے ہیں سو آپ تسبیح کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ۔ اور اس سے بخشش طلب کریں، بیشک وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

پس منظر

عرب کے دو قبائل بنو خزاعہ اور بنو بکر تھے۔ بنو بکر نے مشرکین مکہ کی حمایت کی اور بنو خزاعہ نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی حمایت اور پشت پناہی کو پسند کیا۔ بنو بکر اور بنو خزاعہ کی پہلے کی کوئی رنجش کی وجہ سے ایک دن رات کے اندھیرے میں بنو بکر نے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور ان کا بے دریغ قتل کیا گیا۔ حتیٰ کہ حرم کعبہ کا بھی خیال نہ رکھا گیا۔

بنو خزاعہ نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر بنو بکر کی زیادتیوں کا تذکرہ کیا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے قریش کے ہاں اپنا صاحب بھیجا اور ۳ تین باتیں ان کے سامنے رکھیں:

۱۔ مقتولین کا خون بہادیا جائے

۲۔ بنو بکر کی حمایت سے قریش الگ ہو جائیں

۳۔ اعلان کر دیا جائے کہ معاہدہ حدیبیہ ختم ہو گیا۔

انہوں نے پیغام دیا کہ ہمیں تیسری شرط منظور ہے۔[42]

نتائج

۱۰ رمضان المبارک ۸ ہجری کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ منورہ سے ۱۰ ہزار اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب سفر شروع فرمایا۔ راستہ میں قبائل عرب بھی شامل ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ اس شان کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے کہ سر انور شانِ عبدیت میں جھکا ہوا، انتہائی تواضع کا عالم تھا۔ سب سے پہلے اللہ کے گھر کا طواف کیا، اور بیت اللہ کو بتوں سے پاک کیا۔

کعبۃ اللہ سے باہر تشریف لائے تو تمام قریش مکہ صف باندھے کھڑے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تثریب علیکم اذھبوا انتم الطلقاء

آج تم پر کوئی الزام نہیں جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔

اسی اثنا میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے مختلف مقامات پر خطبات ارشاد فرمائے، جنھیں خطبۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ واپس مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت عتاب بن اسید کو مکہ کا والی مقرر کیا، اس وقت حضرت عتاب بن اسید کی عمر ۲۰ سال تھی۔[43]

حوالہ جات

1. فتح الباری، کتاب المغازی، ص ۳

2- URL Date.22.06.2023, time 6:34

3 الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، مکتبہ ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۴۲۰ھ، ج۴، ص۲۵۷

4 ایضاً، ج۳، ص۲۹۱

5 آل عمران: ۱۲۳

6 الانفال: ۴۱

7 الدخان: ۱٦

8 الانفال: ۴۷

9 ضیاء النبی، ج۳، ص۴۵۸

10 آل عمران: ۱۳۹

11 ساقی، ذوالفقار مترجم، سبل الھدیٰ، مکتبہ زاویہ پبلشرز لاہور ج۴، ص۲۹۰

12 ضیاء النبی، ج۳، ص۵۵۷

13 ایضاً

14 سبل الھدیٰ، ج۴، ص۲۴۴

15 آل عمران: ۱۷۲

16 ضیاء النبی، ج۳، ص۵٦۰

17 عبدالملک بن ہشام، سیرت ابن ہشام، مکتبہ ادارہ اسلامیات لاہور، ۲۱۳ھ ج۳، ص۵٦

18 آل عمران: ۱۷۳، ۱۷۲

19 سیرت ابن ہشام، ج۴، ص۴۱۰

20 النساء: ۹۲

21 المائدہ: ۱۱

22 الحشر: ۵

23 الحشر: ۹

24 السیرۃ النویہ، ج۳، ص۲۵٦، ملخصا، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ

25 الاحزاب: ۹، ۱۱

26 السیرۃ النویہ، ج۳، ص۲٦۰

27 الاحزب: ۲۵، ۲۴

28 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۵٦۳

29 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، المکتبہ الاسلامیہ القاھرہ، رقم الحدیث: ۲۹۳۰

30 صحیح مسلم، مغازی، رقم الحدیث: ۴۵۳۲

التوبہ:۲۶،۲۵ 31

[32] التوبہ:۳۸

[33] صحیح مسلم، رقم الحدیث:۳۱

[34] زرقانی، ج۴، ص۹۳، ۹۰ملخصا

[35] زرقانی، محمد بن الباقی، ج۴، ص۹۳، ۹۰

[36] جوزیہ، علامہ ابن قیم، زادالمعاد، مکتبہ برہان اردو بازار دہلی، ج۱، ص۳۸۱

[37] سیرت ابن ہشام، ج۲، ص315

[38] الفتح، ۱۸

[39] ندوی، ابوالحسن علی، نبی رحمت، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنو، ج، ۲، ص ۳۴

[40] سورہ حدید، ۱۰

[41] سورہ نصر

[42] زرقانی، ج۲، ص۳۳۶

[43] نبی رحمت، ج۲، ص۷۹، ۸۰

References

1. Fath al-Bari, Kitab al-Maghazi, p.3
2. . URL Data.22.06.2023, ora 6:34
3. Al-Azhari, Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Nabi, School of Zia-ul-Qur'an Publications, Lahore, 1420 AH, Vol. 4, p.
4. De asemenea, Vol. 3, p. 291
5. Aal Imran: 123
6. Al-Anfal: 41
7. Al-Dukhan: 16
8. Al-Anfal: 47
9. Zia-ul-Nabi, Vol. 3, p. 458
10. Aal Imran: 139
11. Saqi, Zulfikar, traducător, Sabal-ul-Hida, Maktaba Zawiya Publishers, Lahore, Vol. 4, p. 290.
12. Zia-ul-Nabi, Vol. 3, p. 557
13. De asemenea
14. Sabal Al-Hida, Vol. 4, p. 442
15. Aal Imran: 172
16. Zia-ul-Nabi, Vol. 3, p. 560
17. Abdul Malik Ibn Hisham, Sirat Ibn Hisham, Institutul de Studii Islamice, Lahore, 213 AH, Volumul 3, p. 56
18. Aal Imran: 172, 173
19. Seerat Ibn Hisham, Vol. 4, p. 410
20. Femei: 92
21. AlMaida:
22. AlHashr: 5
23. Al-Hashr: 9

24. Al-Sirat al-Nawiyah, Vol. 3, p. 256, rezumat, publicat de Dar Haya al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1415 AH.
25. Al-Ahzab: 11, 9
26. Al-Sirat al-Nawiyah, Vol. 3, p. 260
27. Al-Hizb: 24, 25
28. Abu Dawud, Sulaiman Ibn Ishaat, Sunan Abu Dawud, număr Hadith: 3563
29. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Al-Muktaba al-Islamiyyah al-Qahira, Număr hadith: 2930
30. Sahih Muslim, Maghazi, număr hadith: 4532
31. Pocăință: 25, 26
32. Pocăință: 38
33. Sahih Muslim, număr de hadith: 31
34. Zarqani, Muhammad bin Al-Baqi, Vol. 4, p. 90, 93
35. Jozia, Allama Ibn Qayyim, Zad al-Ma'ad, Maktaba Burhan Urdu Bazar, Delhi, vol.1, p.381
36. Seerat Ibn Hisham, vol. 2, p. 315
37. Al-Fath, 18 ani
38. Nadvi, Abul Hasan Ali, Nabi Rahmat, Editura și Cercetarea Islamică, Lucknow, vol. 2, p. 34.
39. Sura Hadid, 10 ani
40. Sura Nasr
41. Zarkani, Vol. 2, p. 336
42. Nabi Rahmat, volumul 2, p. 80, 79